بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم : منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ - ۲۸ وفا ۱۳۴۹ھش - ۲۸ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۷۲

98

اخبارِ احمدیہ

■ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں تشریف فرما ہیں وہاں سے جو آخری اطلاع موصول ہوئی تھی اس کے مطابق حضور کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔

حضور کی حرم محترمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، ثم الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

■ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ وہ ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

■ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ راجن پور بیمار ہیں احباب کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

■ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز کی بیٹی عزیزہ جمیلہ اہلیہ آغا شمس الحمید صاحب ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف سے بیمار رہیں۔ آجکل تکلیف زیادہ ہے۔ جسم کا بایاں حصّہ بالکل بے حس ہو گیا ہے۔ بغرض علاج مشن ہسپتال لائل پور میں داخل کروایا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(منظور احمد خان - ربوہ)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا اعلان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے لئے الفضل ۱۱ وفا (جولائی) میں دینی نصاب کا اعلان کیا گیا تھا اس میں کسی قدر تبدیلی کی گئی ہے۔ ذیل میں ترمیم شدہ نصاب کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کارکنان کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ تجویز ہے کہ اب کی دفعہ مارچ ۱۹۷۱ء میں امتحان لیا جائے۔

۱۔ قرآن کریم :- سورہ انفال۔ توبہ

۲۔ علم کلام :- اعجاز احمدی کا اردو حصّہ

۳۔ انٹرویو :- ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

ضروری ہے کہ انسان کی ایمانی کیفیّتوں کے اظہار کیلئے اُس پر ابتلاء آویں

دُنیوی نظام کی طرح رُوحانی عالم میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے

"جب سے نبوت کا سلسلہ جاری ہوا ہے یہی قانون چلا آیا ہے کہ قبل از وقت ابتلاء ضرور آتے ہیں تا کچّوں اور پکّوں میں امتیاز اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے احسب النّاس ان یترکوا ان یقولوا امنّا وھم لا یفتنون۔ یہ لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو۔ یہ کبھی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے۔ جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو۔ بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی۔ آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب و یعلم السّر والخفی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے۔ اور بدوں امتحان اور آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے۔ امتحان یا آزمائش سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفی کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقتِ ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے۔ پس یہ خیال باطل ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں۔ اس کو تو ذرّہ ذرّہ کا علم ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیّتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلاء آویں اور وہ امتحان کی چکّی میں پیسا جاوے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ اند

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۹-۳۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ وفا ۱۳۴۹ ہش

آئینہ کمالاتِ اسلام (حصہ اردو)

(۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ملحدانہ طرزِ خیال کی نہ صرف پختہ دلائل سے تردید کی ہے بلکہ اپنے عمل کو بھی اس کی تردید میں پیش کیا ہے اور نہایت تحدی سے مکالمہ و مخاطبہ ربانی کا دعوےٰ کیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے دعاوی سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی اسی غلط فہمی کو علی الاعلان اور پختہ دلائل اور نمونہ سے دُور کرنے کے لئے ہی آپ مبعوث ہوئے ہیں اور جماعتِ احمدیہ کا حقیقی کام یہی ہے کہ وہ اپنے کردار اور اپنے دلائل سے اس حقیقت کو دنیا کے سامنے ازسرِ نو پیش کرے۔ اور دراصل تجدید و احیائے اسلام کی بنیادی اینٹ ہے۔ آپ نے اپنی اس معرکۃ الآراء تصنیف میں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے علاوہ دعا کی حقیقت اور معجزات انبیاءؑ علیہم السلام کے ایسے دلائل دیئے ہیں جن سے موجودہ زمانہ کے سائنسدان بھی انکار نہیں کرسکتے۔ الغرض اس حاشیہ میں اور دیگر حاشیوں میں آپ نے ہمکلامی حق، معجزات اور فرشتوں کے وجود پر قابلِ فہم دلائل پیش کئے ہیں۔ فرشتوں کے وجود کو اس دنیا کے کاروبار کو چلانے کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ آپ نے فرشتوں کے وجود کو ایسا وجود قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی غیرمرئی غیرمحسوس ہستی کو مادی تغیرات جو اللہ تعالیٰ کائنات کے درمیان واسطہ کا کام دیتے ہیں۔

"اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس تساقط شہب کو جس کے اسباب بتمامہا بظاہر مادی معلوم ہوتے ہیں رجم شیاطین سے کیا تعلق ہے اور کیونکر معلوم ہو کہ درحقیقت اس حادثہ سے شیاطین آسمان سے دفع اور دُور کئے جاتے ہیں۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ایسے اعتراض درحقیقت اس وقت پیدا ہوتے ہیں کہ جب روحانی سلسلہ کی یادداشت سے خیال ذہول کر جاتا ہے یا اس سلسلہ کے وجود پر یقین نہیں ہوتا ورنہ جس شخص کی دونوں سلسلوں پر نظر ہے وہ بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اجرام علوی اور اجرام سفلی اور تمام کائنات الجوّ میں جو کچھ تغیر اور تحوّل اور کوئی امر مستحدث ظہور میں آتا ہے اس کے حدوث کی درحقیقت دُو علّتیں یعنی موجب ہیں۔

اوّل۔ پہلے تو یہی سلسلہ علل نظام جسمانی جس سے ظاہری فلسفی اور طبعی بحث اور سروکار رکھتا ہے اور جس کی نسبت ظاہر بین حکما کی نظر یہ خیال رکھتی ہے کہ وہ جسمانی علل اور معلولات اور موثرات اور متاثرات سے منضبط اور ترتیب یافتہ ہے۔

دوم۔ دوسرے وہ سلسلہ جو ان ظاہر بین حکماء کی نظر قاصر سے مخفی ہے اور وہ خداتعالیٰ کے ملائک کا سلسلہ ہے جو اندر ہی اندر اس ظاہری سلسلہ کو مدد دیتا ہے اور اس ظاہری کاروبار کو انجام تک پہنچا دیتا ہے اور بالغ نظر لوگ بخوبی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ بغیر تائید اس سلسلہ کے جو روحانی ہے ظاہری سلسلہ کا کام ہرگز چل ہی نہیں سکتا۔ اگر ایک ظاہر بین فلاسفر اس بات کو موجود پاکر خیال کرتا ہے کہ فلاں نتیجہ ان اسباب کے لئے ضروری ہے مگر ایسے لوگوں کو ہمیشہ شرمندہ ہونا پڑتا ہے جبکہ باوجود اجتماع اسباب کے نتیجہ برعکس نکلتا ہے یا وہ اسباب اپنے اختیار اور تدبیر سے باہر ہو جاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲ (حاشیہ)

موجودہ زمانہ کے عقلمند باوجود سائنس میں اتنی ترقی کے یہ نہیں بتا سکتے کہ انسانی دماغ اور فکر انسانی کا آپس میں کیا تعلق ہے اور انسان جب سوچتا ہے تو اس کے دماغ میں کیونکر موزوں تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ بظاہر خیال یا فکر اور غور کوئی مادی اشیاء نہیں ہیں۔ اسی طرح انسان محض عقل سے یہ نہیں جان سکتا کہ اللہ تعالیٰ مادی اشیاء میں کس طرح تغیرات پیدا کرتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور مادہ کے درمیان اللہ تعالیٰ نے ایسے وجود پیدا کر رکھے ہیں جن کا ایک پہلو تو اللہ تعالیٰ کے غیرمحسوس وجود سے ملتا ہے اور دوسرا پہلو مادی اشیاء سے ملتا ہے۔ اس طرح فرشتوں کا جداگانہ وجود لازمی ہو جاتا ہے اور جو لوگ اس کو محض قویٰ وغیرہ کہہ کر تشریح کرتے ہیں وہ حقیقت سے ناواقف ہیں۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے مسائل حل کر دیئے ہیں جن کو موجودہ سائنس بھی اپنی ترقیوں کے باوجود حل نہیں کرسکی۔

دُو ۲ رباعیاں

گوہر اِک اَور مل گیا ربوہ کی خاک میں
تارا اِک اَور ڈوب گیا ارضِ پاک میں
پہلے ہی چاک چاک تھا تنویرؔ کا جگر
اِک چاک بڑھ گیا جگرِ چاک چاک میں

غمخوار و غمگسار تھا وہ بھی گزر گیا
اِک سینۂ فگار تھا وہ بھی گزر گیا
تنویرؔ ایک دل میں تھا میرے لئے بھی پیار
جس دل میں میرا پیار تھا وہ بھی گزر گیا

تنویرؔ

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۔ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

کاسرِ صلیب علیہ السّلام کا ایک عظیم الشّان نشان

پیشگوئی دربارہ ڈپٹی عبداللہ آتھم

(از مکرم اللہ بخش صاحب شاہد)

یہ اسلام پر اس نازک دَور کا واقعہ ہے جبکہ مسیحی پادری اسلام اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر کھلم کھلا ناپاک حملے کر رہے تھے۔ اعتراضات کا ایک سیلاب تھا جو اُمڈا چلا آ رہا تھا۔ مسیحی متاد فتوحات کے نشہ میں مست یہ گمان کر رہے تھے کہ اب تو اسلام چراغِ سحری بن چکا ہے اور عنقریب بجھا چاہتا ہے۔ ایسے پُر از خطر زمانہ میں خدا کا ایک فرستادہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلیل القدر فرزند مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود اٹھا جسے صلیبی مذہب کو پاش پاش کرنے کا منصب سونپا گیا۔ حضرت کاسر صلیب علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے عظیم الشان نشانات صلیب کو توڑنے کے لئے ظاہر فرمائے۔ ان نشانوں میں سے ایک کا ذکر آج مقصود ہے جس کا مورد ڈپٹی عبداللہ آتھم بنا۔

ہُوا یوں کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر کے مسلمانوں کو عیسائیوں نے دعوتِ مباحثہ دی۔ موضع مذکور کے ایک شخص میاں محمد بخش صاحب پاندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ دعوت بھجوائی۔ جسے حضور نے قبول فرمایا۔ مورخہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کو آپؑ اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے درمیان امرتسر میں مباحثہ شروع ہُوا جو پندرہ دن تک جاری رہا۔ مباحثہ کے آخری روز ۵ جون ۱۸۹۳ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی کے مطابق آتھم کے بارہ میں ایک آسمانی فیصلہ کا اعلان فرمایا۔ جو اس بات کا واضح ثبوت بنا کہ زندہ اور قادر خدا اسلام کا خدا ہے نہ کہ عیسائیت کا۔ اس پیشگوئی کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جبکہ مَیں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔"

(پیشگوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء
تذکرہ مطبوعہ ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۳۵، ۲۳۶)

پیشگوئی کا سبب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اس پیشگوئی کے سبب کا ذکر فرماتے ہیں:۔

"سبب اس پیشگوئی کرنے کا یہی تھا کہ اس (آتھم) نے اپنی کتاب "اندرونہ بائیبل" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دجّال رکھا تھا۔ سو اس کو پیشگوئی کرنے کے وقت قریباً ستّر آدمیوں کے روبرو سُنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا۔ سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کروگے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤگے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۲)

پیشگوئی کا فوری اثر

یہ ہیبت ناک پیشگوئی سُن کر مسٹر آتھم کا رنگ فق اور چہرہ زرد ہوگیا اور ہاتھ کانپنے لگے اور انہوں نے بلا توقف اپنی زبان منہ سے نکالی اور دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے جیسا کہ ایک خائف ملزم توبہ اور انکسار کے رنگ میں اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور بار بار لرزتی ہوئی زبان سے کہا توبہ توبہ مَیں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی۔ اور مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہرگز دجّال نہیں کہا۔ حالانکہ اپنی کتاب "اندرونہ بائبل" میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں یہ الفاظ استعمال کر چکا تھا۔

میعاد گزرنے کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ اور بے چینی نے اسے آلیا۔ کبھی دہشتناک سانپ نظر آتے، کبھی نیزوں اور تلواروں سے مسلح افراد اسے اپنے پر حملہ آور دکھائی دیتے۔ حتّٰی کہ اس خوف و ہراس کی حالت میں وہ امرتسر سے لدھیانہ اور لدھیانہ سے فیروزپور گیا مگر خوف اسی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر دامنگیر رہا اور کسی طرح کمی نہ آئی۔

وہی عبداللہ آتھم جس کا کوئی دن عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کی تردید کے بغیر گزارنا مشکل ہوتا تھا اب اس نے اپنا قلم اور زبان اسلام کے خلاف بالکل روک لئے۔ اس کے خوف وہراس کو کم کرنے کے لئے عیسائیوں نے کئی حیلے کئے یہاں تک کہ شراب پلا پلا کر اسے مدہوش رکھنا شروع کر دیا۔ لیکن پیشگوئی کی ہیبت سے وہ آگ لگ رہی تھی۔ جو بجھائے نہ بجھتی تھی ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ہاویہ سے متعلق پیشگوئی کی میعاد کا آخری دن جب آیا تو اسسٹنٹ آتھم کی کوٹھی پر پہرہ کے لئے متعین انسپکٹر پولیس نے بعد میں اس دن کا حال یوں بیان کیا کہ:۔

"کوٹھی کے اندر آتھم صاحب کے دوست پادری وغیرہ تھے اور باہر چاروں طرف پولیس کا پہرہ تھا۔ اس وقت آتھم صاحب کی حالت سخت گھبراہٹ کی تھی۔ اتفاقاً باہر دُور سے کسی بندوق کے چلنے کی آواز آئی۔ اس پر آتھم صاحب کی حالت یکلخت دگرگوں ہوگئی۔ آخر جب اس کا کرب اور گھبراہٹ انتہا کو پہنچ گئی تو ان کے دوستوں نے ان کو بہت زیادہ شراب پلا پلا کر بے ہوش کر دیا۔ وہ آخری رات آتھم صاحب نے اسی حالت میں گزاری۔ صبح ہوئی تو ان کے دوستوں نے ان کے گلے میں ہار پہنائے اور ان کو گاڑی میں بٹھا کر جلوس نکالا۔ اس دن لوگوں میں شور تھا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی مگر ہم سمجھتے تھے کہ جو حالت ہم نے آتھم صاحب کی دیکھی ہے اس سے تو ان کا مرجانا ہی اچھا تھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل طبع دوم صفحہ ۱۸۲)

گویا آتھم اسلام کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت سے پوری طرح مرعوب ہوگیا۔ لہذا خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کی شرط

"بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"

کے ماتحت رجوع کا فائدہ دیکر اس عرصہ کے اندر موت واقع ہونے سے بچا لیا۔ کیونکہ رجوع سے پیشگوئیاں ٹل بھی جاتی ہیں اور شوخی سے دوسرے وقت پر ان کا وقوع ملتوی بھی کر دیا جاتا ہے۔

کیا آتھم نے واقعی رجوع کیا تھا

پیشگوئی میں غیر مبہم الفاظ میں یہ شرط موجود تھی کہ اگر آتھم حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرنے سے بچ جائیگا۔ واقعۃً آتھم پندرہ ماہی میعاد میں ہاویہ یعنی موت سے بچ گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اس نے رجوع الی الحق کیا تھا یا نہیں۔ اگر رجوع کیا تھا تو اس کا اس میعاد میں موت سے سلامت رہنا عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔ عدم رجوع کی صورت میں پیشگوئی کی صداقت پر حرف آتا ہے اسلئے ہم آتھم کے رجوع الی الحق کے ثبوت ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سو اس کو پیشگوئی کرنے کے وقت قریباً ستّر آدمیوں

سے روبرو سُنا دیا گیا تھا کہ سبب اس پیشگوئی کا یہی ہے کہ تم نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دجّال کہا تھا۔ سو تم اگر اس لفظ سے رجوع نہیں کرو گے تو پندرہ مہینہ میں ہلاک کئے جاؤ گے۔ سو آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کیا اور کہا کہ معاذ اللہ میں نے آنجناب کی شان میں ایسا لفظ کوئی نہیں کہا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور زبان مُنہ سے نکالی اور لرزتے ہوئے زبان سے انکار کیا جس کے نہ صرف مسلمان گواہ بلکہ چالیس سے زیادہ عیسائی بھی گواہ ہونگے پس کیا یہ رجوع نہ تھا؟"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳،۲)

(۲)

پندرہ ماہ کی مدّت میں آتھم پر خوف کی حالت کا طاری رہنا، عیسائیت کی تبلیغ کا ترک کرنا اور اسلام کی مخالفت سے کنارہ کشی اختیار کرنا اس کے رجوع پر زبردست اور ناقابلِ تردید دلائل ہیں۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ کے انعامی اشتہارات (جن کا ذکر آگے آئیگا) کے مقابلہ میں نہ آنا اس کا رجوع الی الحق ثابت کرتا ہے۔

(۴)

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت یعنی اخفائے حق کے جرم میں اسے جلد موت کے مُنہ میں دھکیل دینا بھی اس کے رجوع الی الحق کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔

(۵)

آتھم کی موت کے بعد کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو آج تک کسی کا قبول نہ کرنا کسی مخالف کے لئے اس کے رجوع میں شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں چھوڑتا کیونکہ جسے شک ہو وہ آج بھی آتھم کی نمائندگی کر کے اپنے شک کا ازالہ کر سکتا ہے۔

(۶)

آتھم کا اپنا اقرار

آتھم نے عیسائی اخبار "نور افشاں" ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء میں حضرت اقدسؑ کے ذکر میں لکھا:۔

"مَیں عام عیسائیوں کے عقیدہ ابنیت والوہیت کے ساتھ متفق نہیں اور نہ میں ان عیسائیوں سے متفق ہوں جنہوں نے آپ کے ساتھ بیہودگی کی۔"

مخالفین کا شور

آتھم کے رجوع الی الحق کی وجہ سے جب پیشگوئی کی میعاد پندرہ ماہ گزر گئی اور آتھم نہ مرا تو مخالفین نے اپنے ہمیشہ کے طریق کے مطابق استہزاء سے کام لیتے ہوئے شور مچانا شروع کر دیا کہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ عیسائیوں نے اسے عیسائیت کی فتح قرار دیتے ہوئے جلوس نکالا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو دلائل سے سمجھایا کہ آتھم کا بچنا پیشگوئی کے مطابق ہوا ہے کیونکہ پیشگوئی میں یہ شرط موجود تھی کہ اگر رجوع کرے گا تو محفوظ رہیگا لیکن مخالفین نے اپنے شور کو جاری رکھا اور ان دلائل کو تسلیم کرنے سے عملاً انکار کر دیا۔

دعوتِ مباہلہ

مخالفین کے انکار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی غیرت نے جوش مارا تو آپؑ نے ان کو ایک اشتہار کے ذریعہ مباہلہ کے لئے دعوت دی اور ایک ہزار روپیہ بطور انعام رکھا۔ چنانچہ حضورؑ نے اس اشتہار میں تحریر فرمایا:۔

"اگر عیسائی صاحبان اب بھی جھگڑیں اور اپنی مکارانہ کاروائیوں کو کچھ چیز سمجھیں یا کوئی اور شخص اس میں شک کرے تو اس بات کے تصفیہ کے لئے کہ فتح کس کو ہوئی آیا اہلِ اسلام کو جیسا کہ درحقیقت ہے یا عیسائیوں کو جیسا کہ وہ ظلم کی راہ سے خیال کرتے ہیں۔ تو میں ان کی پردہ دری کے لئے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ اگر دروغ گوئی اور چالاکی سے باز نہ آئیں تو مباہلہ اس طور پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقرر ہو کر فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں اور مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کریں کہ اس پیشگوئی کے عرصہ میں اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہیں آیا اور میں اسلام اور نبیٔ اسلام کو ناحق پر سمجھتا رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا۔ اور حضرت عیسےٰ کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکھتا رہا ہوں اور رکھتا ہوں اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہیں۔ اور اگر میں نے خلافِ واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس میں عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہینگے اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہُوا اور وہ عذاب نازل نہ ہُوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپے مسٹر عبد اللہ آتھم کو بطور تاوان کے دیں گے۔ چاہیں تو روپے کسی جگہ جمع کرا لیں اور اگر وہ ایسی درخواست نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ وہ کاذب ہیں۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۶)

جب اس قسم پر عبد اللہ آتھم آمادہ نہ ہُوا تو اس کے بعد آپؑ نے اتمام حجت کے لئے دو اشتہار مزید دیئے۔ جن میں انعامی رقم کو بڑھا کر پہلے دو ہزار اور پھر تین ہزار کر دیا لیکن آتھم مقابلہ پر نہ آیا۔ آخر آپؑ نے ۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کو چار ہزار روپے انعام کا اشتہار شائع فرمایا جو آتھم کے متعلق ایک آخری الہام پر مشتمل تھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

"میں بس نہیں کروں گا جب تک اپنے قوی ہاتھ کو نہ دکھلاؤں اور شکست خوردہ کی سب پر ذلت ظاہر نہ کروں۔" (اشتہار انعامی چار ہزار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۷۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اس الہام کے بارہ میں لکھا کہ:۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیویں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور تقدیر مبرم ہے۔ اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالےٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفا کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ ۰۰۰۰۰ اور دن نزدیک ہیں دُور نہیں۔"

(ایضاً)

گویا اگر آتھم قسم کھالے تو بلا شرط ایک سال کی میعاد ہے اور اگر قسم نہ کھالے تو حق کو چھپانے کی سزا اسے قریب زمانہ میں ملنے والی ہے۔

آتھم کی موت

اس آخری اشتہار پر ابھی سات ماہ نہیں گزرے تھے کہ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو آتھم کی صفِ صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے لپیٹ دی گئی۔ وتمّت کلمۃ ربّک صدقاً و عدلاً۔

آتھم پہلے پندرہ ماہ کی میعاد سے رجوع کر کے عین پیشگوئی کے مطابق بچ گیا مگر بعد میں اخفائے حق کے جرم کی پاداش میں دوسری پیشگوئی کے مطابق خدا کے غضب کے نیچے آ گیا۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انشاء اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء/اکتوبر ۱۳۴۹ہش/۱۹۷۰ء کو منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر (بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار) ربوہ میں منعقد ہو گا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصّہ لیجئے! (ناظر بیت المال آمد)

ریاست جموں و کشمیر میں اشاعت احمدیت، مذہبی بیداری اور نئے دور کا آغاز

(از محمد اسداللہ قریشی صاحب مربی سلسلہ کیمپ گلگت)

(۳)

قبر مسیح کی زیارت

یکم اگست ۱۹۲۱ء کو آپ سرینگر محلہ خانیار میں مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے بہت دیر تک دعا کی اور روضہ کے محافظ کو روضہ کی مرمت کے لئے عطیہ دیا اور حضور نے فرمایا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ ہماری جماعت کے لوگ جب اس زیارت گاہ کی زیارت کریں تو اس کی مرمت و حفاظت کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہیں جس سے اس مقام کی عظمت بھی بڑھتی چلی جائیگی اور حفاظت بھی ہوتی رہے گی۔ اس کے بعد آپ شہر کی جامع مسجد دیکھنے گئے یہ مسجد بہت وسیع مسجد ہے اور کعبہ کی طرز پر بنائی گئی ہے۔ چاروں طرف مسجد ہے اور وسط میں بیت اللہ کی جگہ پر ایک حجرہ بنا ہوا ہے پھر آپ نے نسیم باغ اور حضرت بل کی سیر کی۔ اہل بیت ساتھ تھے۔

موضع بیج بہاڑہ میں حضور کے پاس آکر چار افراد نے بیعت کی۔ پھر آپ اچھابل کی سیر کو گئے۔ یہاں کی سیر کے بعد آپ ویری ناگ تشریف لے گئے۔ اسلام آباد میں ایک شخص نے بیعت کی۔ جسے آپ نے بیعت کی حقیقت پر نصائح فرمائیں پھر بعد نماز صبح ایک اور دوست نے بیعت کی۔

اسلام آباد سے آپ مع اہل بیت ڈانگو اور گھوڑوں پر سوار ہو کر ناسنور روانہ ہو گئے۔ کنج پورہ (جو راستہ میں آتا تھا) میں ٹھہر کر آپ نے تقریر بھی کی آپ نے فرمایا کشمیر کے لوگ قادیان آنے میں سستی کرتے ہیں اگر وہ سال کے بعد نہیں آسکتے تو دوسرے تیسرے سال ہی آنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آسنور کے احباب نے قریباً ۲ میل آسنور سے آکر آپ کا استقبال کیا۔ بہت سے احباب مشعلیں لے کر کھڑے تھے اور ہمہ تن حضور کی آمد کے منتظر تھے۔ دو میل کے فاصلہ تک احمدی بچوں اور نوجوانوں کی دو رویہ قطار کھڑی تھی اور فرط محبت سے ہر ایک سلام و نیاز بجا لاتا تھا۔ حضور دعائیں کرتے ہوئے آسنور کے خوشنما علاقہ میں داخل ہو گئے اور داخل ہوتے وقت خشوع سے سب کے ساتھ مل کر دعا مانگی۔ جس سے احباب پر رقت طاری ہو گئی۔ ۱۲ بجے حضور نے آسنور پہنچ کر مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور احباب کو نصائح فرمائیں۔

۱۲ر جولائی یوم الحج تھا۔ حضور سال گذشتہ کی طرح دعا مانگنے کے لئے ایک قریب کی پہاڑی پرخلوت کی جگہ تشریف لے گئے ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر تین بجے حضور نے چار رکعت نوافل کی جماعت کرائی حضور نے نماز میں قرأت بالجہر تلاوت فرمائی چار نوافل نماز کی ادائیگی میں دو گھنٹے سے زائد وقت صرف ہوا۔ حضور نے بہت دیر تک لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے درود شریف کی فضیلت و فلاسفی بیان فرمائی۔

دوسرے دن عید تھی۔ عید کی نماز میں تین سو کے قریب احباب نے شرکت کی حضور نے احباب کو مسائل عید کی قربانی بیان فرما کر نصائح بھی کیں۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ ۲۶ر اگست ۱۹۲۱ء کو بعد جمعہ یہاں عام جلسہ ہوگا۔ سب احباب شامل ہونے کی کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ ناسنور

۱۹ر اگست ۱۹۲۱ء کو حضور نے ناسنور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے ہدایت کی کہ حقیقی مسلمان بننے کے لئے اسلام کے ہر حکم پر عمل کرو اور خلاف اسلام رسوم کو چھوڑ دو۔

(الفضل یکم ستمبر ۱۹۲۱ء)

آسنور میں جلسہ

حضور کے اعلان کے مطابق ۲۶-۲۷ر اگست ۱۹۲۱ء کو آسنور میں جلسہ ہوا۔ جس میں علاقہ کشمیر کے احمدی دور دور سے جمع ہوئے تھے کل سامعین پانچ سو کے قریب تھے ۲۶ر اگست کو حضور کے دو لیکچر ہوئے ساڑھے چار بجے اور دوسرا ۵ بجے دو گھنٹہ تک لیکچر ہوا حضور نے خطہ کشمیر کے لوگوں کی اصلاح کے لئے جن امور کی طرف خاص توجہ دلائی ان میں سے ان لوگوں کی قسمیں کھانا، شکر کی عادت اور لباس کی خرابی ہے اور فرمایا کہ الحمدللہ اب لوگ یہ اور اسی قسم کی دوسری بدعات کو ترک کرنے لگ گئے ہیں۔ جلسہ کے بعد چار اشخاص نے بیعت کی۔ آسنور کے احباب نے حق مہمان نوازی ادا کیا اور احمدی احباب نے بڑے جوش اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔

(الفضل ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء)

حضور نے کشمیر میں احباب کو پھرن کی جگہ کرتہ اور پاجامہ پہننے کا بھی مشورہ دیا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کشمیر کو دیہات کے ذریعہ ترقی ملے گی۔ کیونکہ کشمیر کو جب بھی ترقی ملی اور اصلاح ہوئی دیہات کے ذریعہ سے ہی ہوئی ہے بڑے بڑے شہروں میں رہنے والے مغرور ہوتے ہیں اور دیہاتیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسلئے شہری حق قبول کرنے سے محروم رہتے اور دیہاتی نوازے جاتے ہیں۔ اگر کشمیر احمدی ہو جائے تو ساتھ والے علاقے لداخ اور تبت وغیرہ بھی بفضلہ جلد احمدی ہو جائیں گے۔

نماز کے بعد آپ کے ہاتھ پر ۱۶ آدمیوں نے بیعت کر لی۔

کنگن وتن اور کونسر ناگ کی سیر کے بعد آپ یاڑی پورہ تشریف لے گئے اور وہاں احباب کی درخواست پر پونے دو گھنٹے تقریر ارشاد فرمائی۔ پھر سرینگر چلے آئے۔ جہاں سے ۲۹ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو قادیان واپس تشریف لے گئے

خدا کے فضل سے گلگت میں بھی جماعت قائم ہو گئی ہے۔ یہاں مسجد احمدیہ موجود ہے اور اس کے ساتھ دار التبلیغ بھی۔ خاکسار راقم الحروف کی زیر نگرانی قائم کر دیا گیا ہے۔ یہاں خاکسار کو پہلی دفعہ مقرر ہو کر آنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا تیسرا سفر کشمیر ۱۹۲۹ء

وسط ۱۹۲۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مع قافلہ تیسری دفعہ کشمیر تشریف لے گئے ۵ جولائی ۱۹۲۹ء کو آپ نے جمعہ کا خطبہ سرینگر کشمیر میں "اپنا مدد آپ کرو" کے عنوان پر ارشاد فرمایا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ مسلمانوں میں عملی لحاظ سے غفلت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ان کی ترقی رک گئی ہے کشمیر کے مسلمانوں میں بھی عمل نہ کرنے کی وجہ سے پستی ہے۔ جب تک مسلمان اپنی مدد آپ نہ کریں گے۔ محنت و دیانتداری سے کام نہ لیں گے اپنے آپ کو مفید نہ بنائیں۔ مصیبت زدوں کی امداد نہ کریں گے۔ تب تک ترقی نہ ہوگی۔

(الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

۳ر جون کی رپورٹ کے مطابق درج ذیل اشخاص نے بیعت کی۔

۱- غلام محمد خان صاحب ولد محمد یار خاں صاحب یاڑی پورہ ضلع اننت ناگ۔
۲- عبدالرحمٰن خان صاحب " " "
۳- یار محمد خان صاحب ٹیٹوال ضلع مظفرآباد

دوسرا خطبہ جمعہ بھی آپ نے سرینگر میں ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے مخالفین کے مقابلہ میں صبر و استقامت کی تلقین کی۔

(الفضل ۲۳ر جولائی ۱۹۲۹ء)

سرینگر سے حضور پہلگام تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس سرینگر آ گئے۔

۱۲ر جولائی ۱۹۲۹ء کو بمقام سرینگر آپ نے ایک اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں ہدایت کی کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو۔

(الفضل ۱۶ اگست)

۸- اگست ۱۹۲۹ء حضور ناگ اور نظر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ خطبہ جمعہ ۱۹ اگست ۱۹۲۹ء کو حضور نے دل کی پاکیزگی کے متعلق ارشاد فرمایا اور ظاہری عبادات کی ضرورت و اہمیت بھی بیان فرمائی۔

دوران قیام کشمیر آپ ترجمۃ القرآن کی اصلاح اور امور سلسلہ کے بارے میں احکام جاری فرماتے رہے اور خطوط کے جوابات بھی لکھتے اور لکھواتے رہے

۱۹ر جولائی ۱۹۲۹ء کو آپ نے سورۃ فاتحہ کے حقائق و معارف پر مشتمل خطبہ جمعہ سرینگر میں ارشاد فرمایا۔

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۲۹ء)

اگست ۱۹۲۹ء میں حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ سرینگر (کشمیر) تشریف لائے تھے۔

(الفضل ۲۳ر اگست ۱۹۲۹ء)

واقف زندگی طلباء متوجہ ہوں

جو واقفین زندگی طلباء اس سال میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے وغیرہ کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں نتیجہ نکلنے پر فوراً وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

فضل عمر درس القرآن کلاس

یکم اگست بروز ہفتہ شروع ہو رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ افتتاح فرمائیں گے ان شاء اللہ

مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس یکم اگست سے ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ اس میں قرآن کریم کے پانچ پاروں کا درس ہوگا۔ ریاض الصالحین (مجموعہ احادیث نبویہ) کا ایک حصہ پڑھایا جائیگا۔ علم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام احمدیت کا بھی درس ہوگا۔ علماء سلسلہ کی تدریسی تقاریر ہوں گی۔ طلبہ کو تقریری مشق بھی کرائی جائے گی۔ سوالات کے جوابات بھی دئے جائیں گے طالبات کے لئے پردہ کا انتظام ہوتا ہے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام صدر لجنہ اماء اللہ احمدیہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ طالبات کی رہائش اور تقریری مشق حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ طالبات کی رہائش اور تقریری مشق حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کلاس کے پہلے روز درس کا افتتاح فرمائیں گے ان شاء اللہ العزیز۔

امراء صاحبان اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ نیز مربیان سلسلہ احمدیہ سے درخواست ہے کہ خاص کوشش فرما کر ہر جماعت کی طرف سے نمائندہ یا نمائندے بھجوائیں۔ تمام طالبات یکم اگست سے پہلے ربوہ پہنچ جانا ضروری ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

اس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے حصہ پرائمری اور مڈل میں ایس وی اور جے وی ٹرینڈ اساتذہ کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ نوجوان ٹرینڈ اساتذہ کے لئے یہ ایک عمدہ موقع ہے کہ وہ مرکز میں رہ کر نونہالان قوم کی تعلیم و تربیت میں حصہ لیں۔ درخواستیں مع تصدیق امیر صاحب خاکسار کے نام ارسال کریں۔

(ہیڈ ماسٹر)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں فوری طور پر اپنے (۱) رول نمبر (۲) نتیجہ امتحان اور (۳) مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری بچی عزیزہ محمودہ قانتہ کی شادی چوہدری محمد صدیق صاحب ابن چوہدری نور محمد صاحب سے قرار پائی۔ بارات مورخہ ۱۹ جولائی بروز اتوار گیارہ بجے تعمیر چک ۲۶ ج۔ ب ضلع لائلپور) سے ربوہ پہنچی۔

اسی دن پانچ بجے شام مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور بارات کی واپسی عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا اس رشتہ کو بابرکت فرمائے اور طرفین کے لئے باعث خوشی و مسرت ثابت کرے۔

(مولوی تاج تاج الدین لائل پوری)

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کا نتیجہ

مجموعی نتیجہ ———— ۷۰٪

کل طالب علم ———— ۴۸

کامیاب ہونے والے طلباء ———— ۳۴

امسال ہمارے سکول کا نتیجہ مجموعی طور پر ۷۰٪ رہا۔ اس سکول کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ تمام طلباء کا داخلہ باقاعدہ بھیجا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ تجربہ بہت کامیاب رہا ہے۔ کل ۴۸ طلباء نے امتحان دیا تھا۔ جن میں ۳۴ کامیاب ہوئے۔ ۲۵ نے سیکنڈ ڈویژن اور ۵ طلباء نے فسٹ ڈویژن حاصل کی۔ عزیز محمد شریف ۵۵۷ نمبر لیکر اس سکول میں اوّل رہا ہے۔ کامیاب ہونے والے طلباء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

رول نمبر	نام طالب علم آرٹس گروپ	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۴۰۹۵۴	محمد شریف	۵۵۷	I
۴۰۹۵۵	محمد بوٹا	۴۴۷	II
۴۰۹۵۶	نصیر احمد	۴۲۲	II
۴۰۹۵۸	مظفر اقبال ناصر	۴۷۴	II
۴۰۹۶۱	محمد الیاس	۳۹۳	III
۴۰۹۶۳	لیاقت حیات	۳۶۹	III
۴۰۹۶۶	محمد انور	۴۶۱	II
۴۰۹۶۷	اللہ رکھا	۵۲۳	II
۴۰۹۶۸	رضا محمد	۳۸۷	III
۴۰۹۶۹	محمد بشیر	۴۵۴	II
۴۰۹۷۰	محمد ظفر اللہ خان	۴۱۴	II
۴۰۹۷۱	محمد اقبال	۴۷۷	II
۴۰۹۷۲	خالد حسین	۴۵۰	II
۴۰۹۷۳	محمد صدیق	۵۴۰	I
۴۰۹۷۶	محمد منیف	۵۳۰	II
۴۰۹۷۷	عبدالرشید ضیاء	۴۹۵	II
۴۰۹۷۸	مبشر احمد ثاقب	۵۴۰	I
۴۰۹۷۹	انور علی حجہ	۴۷۵	II
۴۰۹۸۰	مبشر احمد طاہر	۴۶۶	II
۴۰۹۸۳	مشتاق احمد	۴۲۹	II
۴۰۹۸۶	سیموئیل رمنیک	۵۴۰	I
۴۰۹۹۳	پرویز احمد	۳۰۹	III

سائنس گروپ ۱۹۷۰ء

رول نمبر	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۲۹۷۸۸	ذاکر حسین	۴۴۰	II
۲۹۷۸۹	محمد نصیر	۳۲۲	III
۲۹۷۹۰	امان اللہ خان	۵۱۷	II
۲۹۷۹۱	محمد مسعود	۴۴۵	II
۲۹۷۹۲	ناصر احمد	۵۰۷	II
۲۹۷۹۳	محمد ریاض امجد	۴۵۶	II
۲۹۷۹۵	اشتیاق احمد	۴۴۷	II
۲۹۷۹۶	اعجاز احمد	۴۶۱	II
۲۹۷۹۷	ریاض احمد حجہ	۵۰۸	II
۲۹۷۹۸	عباس احمد	۴۳۵	II
۲۹۷۹۹	نشان علی	۳۰۴	III
۲۹۸۰۰	امانت علی	۴۲۲	II

(ہیڈ ماسٹر)

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع پتہ	وعدہ	ادائیگی
مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب منجانب حضرت مصلح موعودؓ ربوہ	۵۰۰	
" " " " حضرت سیدہ اُمّ ناصرؓ "	۵۰۰	
" " " " مع بچگان "	۵۰۰	
" مسعود احمد ریحان صاحب حلقہ کرشن نگر لاہور	۵۰۰	
چوہدری محمد عطار بی صاحب ڈھاکے ضلع شیخوپورہ	۵۰۰	۱۱۰
" احمد یوسف صاحب کارکن وکالتِ قانون ربوہ	۵۰۰	
" بشیر احمد سیال صاحب بمعہ اہل وعیال دار الرحمت "	۵۰۰	۲۰۰
" ناصر احمد صاحب معرفت چوہدری بشیر احمد چیمہ صاحب ۹۷ جنوبی سرگودہا	۵۰۰	
" ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب سرگودہا	۷۰۰	
" سلمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محبوب احمد صاحب مرحوم "	۵۰۰	
" مشتاق احمد صاحب چیمہ معرفت بشیر احمد صاحب چیمہ ۹۷ جنوبی "	۵۰۰	
" امتیاز احمد صاحب بٹ ایم۔اے ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	
" " " " منجانب نانی جان مرحومہ "	۵۰۰	
" " " " " والدہ صاحبہ "	۵۰۰	
" " " " " والد صاحب ڈاکٹر خیر الدین بٹ	۵۰۰	
" محمد اشرف صاحب ۹۷ جنوبی سرگودہا	۵۰۰	
" غلام رسول صاحب چک ۸۶ جنوبی "	۵۰۰	
مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ	۱۰۰۰	
محترمہ بیگم ملک عمر علی صاحب مرحوم مع خاندان ربوہ	۵۰۰۰	
مکرم مبارک احمد خان صاحب زرعی یونیورسٹی لائل پور	۵۰۰	
" شیخ محمد صادق صاحب بزاز مع اہل وعیال "	۵۰۰	
" حاجی محمد منشی صاحب "	۵۰۰	
" پیر نصیر احمد صاحب "	۵۰۰	
" شیخ خالد مسعود صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع "	۵۰۰	
" " خورشید احمد صاحب ابن شیخ عزیز احمد صاحب "	۵۰۰	
میاں محمد رفیع صاحب ناصر۔ ناصر دواخانہ "	۵۰۰	
چوہدری رحیم بخش صاحب مع اہل وعیال "	۵۰۰	
" ملک خدا بخش صاحب مرحوم بذریعہ ملک محمد نذیر صاحب "	۵۰۰	
" ملک محمد نذیر صاحب دھوبی گھاٹ "	۵۰۰	
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ مع والدہ صاحبہ و مریم صاحبہ	۵۰۰	
مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور بذریعہ قائد مجلس "	۱۰۰۰	
مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب مع بچگان "	۸۰۰	
" ملک عبد الرشید مع والدین "	۲۰۰۰	
" شیخ رشید احمد صاحب مراد ٹریڈرز "	۳۰۰۰	اضافہ
" " سعید احمد صاحب "	۵۰۰	۱۰۰
" محمد اکرم صاحب وغیرہ "	۵۰۰	
" شیخ سراج دین صاحب "	۵۰۰	
" نعیم احمد صاحب "	۵۰۰	
" شیخ عزیز احمد صاحب آرسیکو "	۵۰۰	
" چوہدری محمد اسلم صاحب "	۵۰۰	
حلقہ مومن آباد بذریعہ صوفی عبد العزیز صاحب "	۵۰۰	
مجلس اطفال الاحمدیہ بذریعہ ناظم صاحب اطفال "	۵۰۰	
" شیخ حمید احمد صاحب غلام محمد آباد "	۵۰۰	
" کیپٹن شمشاد علی صاحب ڈیرہ اسماعیل خان	۵۰۰	۱۰۰
" بابو لال حسین صاحب "	۵۰۰	

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"۔

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے امانت تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواستہائے دُعا

۲۱ر جولائی کو میرا داماد عزیزم سید ظہور احمد صاحب اپنے بال بچوں کے ہمراہ گوجرانوالہ سے راولپنڈی بس میں جا رہے تھے کہ ڈرائیور کی غلطی سے کوٹھالہ کے پھاٹک سے پہلے بس الٹ گئی۔ کئی سواریاں زخمی ہوئیں۔ میرے بڑے نواسہ سید ظہیر احمد بعمر گیارہ سال کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ گجرات ہسپتال سے ابتدائی مرہم پٹی کرا کے بذریعہ ایمبولینس سب کو راولپنڈی روانہ کیا گیا۔ باقی افراد کو خفیف سی چوٹیں آئیں۔ خدا کے فضل سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ احباب اس بچہ کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ) اور

۲۔ محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود)

مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ مکرم مرزا فیض احمد صاحب بعارضہ بندش پیشاب صاحب فراش ہیں۔ نیز خاکسار کو تین ماہ کا عرصہ ہوا چھت پر سے گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی تھیں جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل اور عاجل صحت عطا فرمائے۔

(عنایت اللہ نائب اسرائیل۔ نارووال)

۳۔ بندہ ایک عرصہ سے بعارضہ چنبل اور دیگر مختلف عوارض بیمار ہے اور اس وقت بغرض علاج لاہور میں مقیم ہے۔ احباب جماعت سے کامل اور عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز اگر کسی دوست کو چنبل کا کوئی مجرب نسخہ معلوم ہو تو وہ مجھے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

(حکیم محمد عبد العزیز۔ پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ گولبازار۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ قریباً دو سال سے بخار کھانسی اور ذیابیطس کے عوارضات سے مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ صاحب فراش ہیں۔ ضعف کے دورے پڑ پڑ جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(سلیمہ اختر۔ حلقہ سلطانپورہ۔ لاہور)

۵۔ مکرم شیخ سلطان علی صاحب پنشنر محلہ دار الیمن ربوہ کافی دنوں سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی عبادت انسان کو بدی سے روکتی اور نیکی کی طرف لے جاتی ہے

عبادتِ الٰہیہ کی صحیح ترین تعریف یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الماعون کی آیت اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْن کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"عبادتِ الٰہیہ بھی انسان کو بڑی بڑی نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ عبادت بھی خواہ سچی ہو یا جھوٹی دونوں صورتوں میں بدیوں سے روکنے والی ہوتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سچے مذہب کی بتائی ہوئی عبادتِ الٰہیہ ہی بدیوں سے روکنے والی ہو بلکہ درحقیقت ہر عبادتِ الٰہیہ بدی سے روکتی ہے۔ چاہے ہندو کی ہو، عیسائی کی ہو، یہودی کی ہو، زرتشتی کی ہو۔ مثلاً عیسائی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو کیا کہتا ہے یہی کہتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے۔ اے خدا تیری بادشاہت جیسی آسمان پر ہے ویسی ہی زمین پر بھی آئے۔ یہ چیز انسان کے دل میں آخر خشیت تو پیدا کر دیتی ہے۔ ایک جابر بادشاہ جو ظالمانہ حکومت کر رہا ہوتا ہے اگر کھڑے ہو کر دن میں ایک دفعہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا میری آج کی روٹی مجھے دے تو اس کے دل میں بھی کچھ نہ کچھ انکسار پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں بھی کسی کا محتاج ہوں۔ اس کے بعد یہی خیال اسے نیکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔

غرض عبادتِ الٰہیہ اپنی ذات میں بڑے بڑے گناہوں کو دور کرنے والی ہوتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اسی مضمون کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْن مجھے بتا تو سہی کہ وہ کون ہے جو عبادتِ الٰہیہ کا منکر ہے۔ اگر ہے تو تو دیکھے گا کہ اس میں یہ یہ عیوب ہوں گے کہ وہ یتیموں پر ظلم کرے گا مسکینوں کے حقوق ادا نہیں کرے گا اور مداہنت اور منافقت کا مادہ اس میں پایا جائے گا۔ وہاں فرمایا تھا۔ نماز بدیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ جو نماز کا منکر ہے وہ بدی کا مرتکب ہو گا گویا وہی مفہوم یہاں دوسرے الفاظ میں ادا کر دیا گیا ہے۔

عبادتِ الٰہیہ کیا چیز ہے اور نیکی کی صحیح تعریف کیا ہے اس بارہ میں یورپ میں بڑی بڑی بحثیں ہوئی ہیں۔ یورپ کے فلاسفروں نے اس موضوع پر دو دو، تین تین، چار چار جلدوں میں کتابیں لکھی ہیں اور بڑی بڑی لمبی بحثیں کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ نیکی وہ ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ مگر ہر تعریف جو انہوں نے کی ہے اس پر کوئی نہ کوئی اعتراض پڑتا ہے مثلاً یہی تعریف لے لو کہ نیکی وہ کام ہے جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ اگر اسکو درست سمجھ لیا جائے تو کیا اگر اکثر لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم قلیل التعداد لوگوں کو لوٹ لیں گے تو ان کا یہ فیصلہ جائز ہو گا۔ اس تعریف کے رُو سے یقیناً اکثریت کی لوٹ مار جائز ہو گی مگر درحقیقت جائز نہیں۔ اسی طرح اور جس قدر تعریفیں کی جاتی ہیں سب کی سب غلط ہیں۔ صرف ایک تعریف ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ نیکی کی صحیح تعریف ہے اور وہی اکیلی تعریف ہے جس کے بغیر کوئی تعریف نہیں۔ اور وہ تعریف جس کا قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ نیکی کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی تصویر کا انعکاس اپنے اندر لینے کو۔ تعبّد کے معنے ہوتے ہیں نشان لے لینا۔ پس عبادتِ الٰہیہ کے معنے ہوئے خدا تعالیٰ کے عکس اور اس کی تصویر کو اپنے اندر پیدا کر لینا یہی ایک صحیح ترین تعریف ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی تعریف نہیں جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا اسے ہم پہلے خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کریں گے لیکن جب وہ قائل ہو جائے گا تو اسے ماننا پڑے گا کہ اگر کامل اور بے عیب وجود خدا تعالیٰ کا ہے تو نیکی سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اُس بے عیب اور کامل ذات کا عکس اپنے اندر پیدا کر لیں اور اس کی تصویر بن جائیں۔ جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات کا عکس اپنے اندر لے لے گا تو وہ تمام دنیا سے حُسنِ سلوک کرنے لگ جائے گا اور اس کا رحم دوست اور دشمن سب پر وسیع ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب اس کے بندے ہیں"

تفسیر کبیر سورۃ الماعون

صفحہ ۲۹۲-۲۹۳

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

وقفِ جدید کے سال کا نصف حصہ گزر چکا ہے

کیا آپ نے اپنا وعدہ ایفا کر دیا؟

احباب جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس وقت تک سندھ کی اکثر جماعتیں اور ملتان اور ڈیرہ غازی خاں کے علاقوں کی بعض جماعتیں وقفِ جدید کے چندے کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔

یاد رہے کہ وقفِ جدید کا چندہ اقل ترین ہے لیکن اہم ترین نتائج کا حامل ہے۔ یہ ایک خاموش چشمہ جوئے رواں ہے جو آہستہ آہستہ مگر مستقل طور پر اپنے کناروں کی زمینوں کو ذرخیز بناتی چلی جاتی ہے۔ اس کے پانی میں بھی برکت ہے زمینوں میں بھی اور فصل میں بھی۔ خاموش ۔۔۔ لیکن لازوال اثر رکھنے والی تحریک ۔۔۔ جو مجسّم تعلیم ہے اور مجسم تربیت!

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ پاکستان ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰ وفا (جولائی) بروز جمعۃ المبارک مکرم خواجہ عبد المومن صاحب "مومن کلاتھ ہاؤس" گولبازار ربوہ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "امۃ الشکور" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم خواجہ عبد الحی صاحب کی پوتی اور مکرم خواجہ محمد انور صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صالح خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(خاکسار نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت دہم کے طلباء کے لئے

ضروری اعلان

چند روز ہوئے اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ جماعت دہم کے کمزور لڑکے ۸ر اگست سے مدرسہ میں حاضر ہوں لیکن اب مزید غور کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جماعت دہم کے تمام لڑکے خواہ وہ سہ ماہی امتحان میں پاس تھے یا فیل ۱۵ر اگست سے سکول میں حاضر ہو جائیں۔ باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ جماعت دہم کے انگریزی، ریاضی اور سائنس پڑھانے والے استاد صاحبان کی حاضری بھی لازمی ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

عزیزم مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے نے پنجاب یونیورسٹی کے ۱۹۶۹ء کے دوسرے سالانہ امتحان میں ایم۔ اے اردو کا امتحان خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۰۳ نمبر حاصل کر کے پاس کیا اور یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی، الحمد للہ۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور بہترین خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(جنید ہاشمی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴